111892 ـ آباء و اجداد کا نفقہ اولاد پر واجب ہے

سوال

کیا میرے عورت ہونے کے باوجود میرے والد اور دادا کا نفقہ مجھ پر واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مالدار اولاد چاہے بیٹے ہوں یا بیٹیاں وہ اپنے تنگ دست ماں باپ اور آباء و اجداد پر خرچ کریں گے کیونکہ یہ نفقہ اولاد پر واجب ہے، اس کے وجوب کے دلائل و کتاب و سنت اور اجماع میں پائے جاتے ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت مت کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوك کیا کرو الاسراء (23).

ضرورت کے وقت والدین پر خرچ کرنا بھی والدین کے ساتھ حسن سلوك کہلاتا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سب سے اچھا و پاکیزہ چیز وہ ہے جو آدمی اپنی کمائی سے کھائے، اور اس کی اولاد اس کی کمائی میں سے ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3528) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سب اہل علم اس پر جمع ہیں کہ تنگ دست والدین جن کی کوئی آمدنی نہ ہو اور نہ ہی ان کے پاس مال ہو تو اولاد کے مال میں سے خرچ کرنا واجب ہے " انتہی

ایك شخص نے رسو ل کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

میرے حسن صحبت اور حسن سلوك کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

" تیری ماں.

اس شخص نے عرض کیا: پھر اس کے بعد ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر تیری ماں.

اس شخص نے عرض کیا:

پھر کون ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" پھر تیری ماں.

اس شخص نے عرض کیا: پھر کون ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر تیرا والد "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5971) صحیح مسلم حدیث نمبر (2548).

جمہور علماء کرام جن میں آئمہ ثلاثۃ ابو حنیفہ شافعی اور امام احمد شامل ہیں کے ہاں ماں اور باپ کی جانب سے آباء و اجداد کا نفقہ واجب ہے، کیونکہ جد کو باپ کا نام دیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ملۃ ابیکم ابراہیم تمہارے باپ ابراہیم کی ملت الحج (78).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور تم ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے آباء نے نکاح کیا النساء (22).

یہاں باپ اور دادا ماں اور باپ دونوں کی جانب سے شامل ہونگے یعنی نانا اور دادا بھی.

اور ایك دوسری آیت میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اور ارشاد ربانی ہے:

اور ان میں سے ہر ایك کے والدین کے لیے چھٹا حصہ ہے اس میں سے جو میت نے چھوڑا اگر اس کی اولاد ہو تو النساء (11).

یہاں دادا اور دادی اور نانا اور نانی دونوں شامل ہیں.

نانی کو ماں کا نام دیا جاتا ہے اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

تم پر تمہاری مائیں حرام کر دی گئی ہیں النساء (23).

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ یہ ماں اور نانی دونوں کو شامل ہے.

اس لیے جب دادے کو اب اور نانی کو ماں کا نام دیا جاتا ہے تو پھر یہ بھی وجوب حسن سلوك کے دلائل میں شامل ہونگے، کہ ان کا نفقہ بھی واجب ہوگا.

مزید دیکھیں: المغنی (11 / 372).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اقرباء کے نفقہ کے متعلق باب:

اصل: اس میں یعنی آباء و اجداد اور مائیں شامل ہونگی.

فرع: اس میں آدمی کی فرع یعنی بیٹے اور بیٹیاں شامل ہیں.

پھر شیخ رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

یہ علم میں رکھیں کہ یہ باب بھی نکاح کی حرمت کی طرح ہے، اس میں ماں اور باپ کی جہت کے مابین کوئی فرق نہیں، اس لیے اصل اور فرع چاہے وہ چاہے ذوی الارحام ہوں یا عصبہ یا اصحاب فرض ان سب کا نفقہ شروط کے ساتھ واجب ہو گا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 498 ـ 499).

آباء و اجداد کا نفقہ اس شرط پر واجب ہوگا کہ اگر وہ تنگ دست و فقراء ہوں، اور بیٹا غنی و مالدار ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

تم اپنے آپ سے شروع کرو اور اپنے آپ پر صدقہ کرو، اور اگر کچھ بچ جائے تو پھر اپنے اہل و عیال پر، اور اگر آپ کے بیوی بچوں سے بچ جائے تو پھر اپنے قریبہ رشتہ داروں پر "

صحیح مسلم حدیث نمبر (997).

اور شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب والدین فقیر و محتاج ہوں اور بیٹی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد مال ہو تو پھر اس پر بقدر ضرورت و حاجت اپنے والدین پر اپنی ضرورت میں کمی کیے بغیر خرچ کرنا لازم ہے " انتہی

اس بنا پر اگر یہ عورت غنی و مالدار ہے تو اسے اپنے محتاج والدین پر خرچ کرنا لازم ہے.

واللہ اعلم .